اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

108

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ عہ
ششماہی ۸؍ عہ
سہ ماہی ۸؍ ہے

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸؍

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۷ جنوری ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۲

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اشاعتِ دین کیلئے ماموُر من اللہ دوسروں سے امداد چاہتے ہیں

"مامُور من اللہ لوگوں سے مدد نہیں مانگتا۔ بلکہ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰہِ کہکر وُہ نصرتِ الٰہیہ کا استقبال کرنا چاہتا ہے۔ اور ایک فرطِ شوق سے بے قراروں کی طرح اس کی تلاش میں ہوتا ہے۔ نادان اور کوتاہ اندیش لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ وُہ لوگوں سے مدد مانگتا ہے۔ بلکہ اس طرح پر اس شان میں وُہ کسی دل کے لئے جو اس نُصرت کا موجب ہوتا ہے۔ ایک برکت اور رحمت کا موجب ہوتا ہے پس مامُور من اللہ کی طلبِ امداد کا اصل سر اور راز یہی ہے جو قیامت تک اسی طرح پر رہے گا۔ اشاعتِ دین میں مامُور من اللہ دُوسروں سے امداد چاہتے ہیں۔ مگر کیوں؟ اپنے ادائے فرض کے لئے۔ تاکہ دلوں میں خدا تعالےٰ کی عظمت کو قائم کریں۔ ورنہ یہ تو ایک ایسی بات ہے۔ کہ قریب بہ کُفر پہنچ جاتی ہے۔ اگر غیر اللہ کو متولی قرار دیں۔ اور ان نفوسِ قدسیہ سے ایسا امکان؟ محال مطلق ہے" (تقریر دہلی صفحہ ۱۲)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵۔جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضورؐ کے گلے کی تکلیف ابھی رفع نہیں ہُوئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرماتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور ضعف کے باعث علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم اے کی طبیعت ابھی ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ پراونشل جج کمیٹی کے اجلاس میں شمولیت کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔

نظارت دعوت وتبلیغ کی طرف سے مولوی محمدؐ یار صاحب عارف بمبئی۔ اور مولوی محمد حسین صاحب ریاست پونچھ بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے ہیں۔

تمام احباب ۲۷ جنوری بروز جمعرات روزہ رکھیں

احباب جماعت نے سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا رقم فرمودہ مضمون زیر عنوان "فیصلہ ہائی کورٹ بمقدمہ میاں عزیز احمد اور جماعت احمدیہ" ۱۱ جنوری ۱۹۳۸ء کے پرچہ الفضل میں پڑھا ہوگا۔ اس میں حضور نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ

"اے بھائیو! اگر تم فی الواقعہ اس غم میں میرے ساتھ شریک ہونا چاہتے ہو تو بجائے دوسروں پر غصہ ہونے کے اپنے نفسوں پر غصے ہو اور اپنے دلوں کو پاک کرو۔ اور چاہیئے کہ تم میں سے جو روزوں کی طاقت رکھتے ہوں۔ وہ کچھ روزے رکھ کر دُعائیں کریں۔ اور جو نوافل کی طاقت رکھتے ہوں۔ وہ کچھ نوافل پڑھ کر دعائیں کریں۔ کہ خدا تعالےٰ خود ہی اپنے سلسلہ کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اس کی عزت قائم کرے"۔

امید ہے احباب حضور کی اس تحریک کے ماتحت روزے رکھ کر اور نوافل پڑھ کر دعاؤں میں مشغول ہوں گے۔ چونکہ عبادت کی یہ ایک منفردانہ حیثیت ہے۔ اس لئے نظارت ہذا نے اس عبادت کو اجتماعی رنگ دینے کے لئے حضور کی خدمت میں تجویز پیش کی تھی۔ کہ روزہ اور نوافل کے لئے ایک دن معین بھی کیا جائے۔ تاکہ تمام احباب اس دن نوافل بھی پڑھیں۔ اور روزہ بھی رکھیں جسے حضور نے منظور فرما لیا ہے۔ اور نظارت ہذا حضور کی منظوری کے بعد اعلان کرتی ہے۔ کہ حضور کی مذکورہ تحریک کے ماتحت ۲۷ جنوری ۱۹۳۸ء بروز جمعرات تمام احباب اجتماعی عبادت کے طریق پر روزہ رکھیں۔ اور دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے سلسلہ کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اسے ہر قسم کی تکلیفوں اور پریشانیوں سے بچاتے ہوئے اوج کمال تک پہونچائے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اپنی خاص نصرت کے ساتھ مظفر و منصور کرے۔ اور دشمنوں کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

ایک ضروری خطبہ جمعہ
حتی الوسع تمام احباب کو مساجد میں جمع کر کے سنایا جائے

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جو ۱۴ جنوری کو حضور نے ارشاد فرمایا۔ اور ۲۱ جنوری ۱۹۳۸ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے ایک نہائت ضروری خطبہ ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا اس کے متعلق ارشاد ہے کہ تمام احباب کو مساجد میں جمع کر کے سنایا جائے۔ نظارت ہذا بذریعہ اعلان ہذا جمیع عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ ۲۱ جنوری کے الفضل میں شائع شدہ خطبہ کے سنانے کے لئے انتظام فرمائیں۔ اور اس خطبہ کو بہترین صورت میں احباب تک پہونچائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

چندہ تحریک جدید کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ایک ضروری ہدایت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے دفتر کو یہ ہدائت ہوئی ہے۔ کہ دور اول اور دور ثانی کے حسابات اور ان کی آمد کا حساب الگ الگ رکھا جائے۔ پس حضور کی اس ہدائت کے مطابق تمام جماعتوں اور ان کے کارکنوں اور افراد کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن جماعتوں یا افراد کے ذمہ پہلے سہ سالہ دور میں سے سال اول یا سال دوم یا سال سوم کا بقایا ہے۔ وہ جب بھی وصول کر کے ارسال کریں۔ تو اسے الگ سال اول یا دوم یا سوم کی تشریح کے ساتھ معہ اسم وار تفصیل کے بھیجا کریں۔ نیز جو رقوم دور ثانی یا سال چہارم کی وصول ہوں۔ ان کے ساتھ سال چہارم کا لفظ لکھ کر اسم وار تفصیل دیا کریں۔ تاکہ دور اول اور دور ثانی کا حساب اور اس کی نقدی الگ الگ حضور کی ہدائت کے مطابق رکھے جا سکیں۔ جو جماعتیں یا افراد سال اول دوم۔ سوم یا سال چہارم کی رقوم الگ الگ تفصیل کے ساتھ نہ ارسال کریں گی۔ ان کا روپیہ چندہ تحریک جدید کی مد بلا تفصیل میں داخل کر کے ان سے اس تشریح کا مطالبہ کیا جائے گا۔ چنانچہ اس وقت جماعت کراچی کی رقم مبلغ ۱۸۶/۸ کی بلا تفصیل پڑی ہے۔ اس لئے جماعت کراچی کو چاہیئے۔ کہ اس رقم کی اسم وار تفصیل معہ دور اول اور دور ثانی کی رقوم کی تشریح سے اطلاع دے۔ اور آئندہ تمام جماعتیں اور افراد اس کے مطابق رقوم ارسال کریں۔ تاکہ دور اول اور دور ثانی کا حساب نہ صرف الگ الگ رہے۔ بلکہ دفتر حضور کی ہدائت پر بھی عمل کر سکے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

پیشہ ور اصحاب کی خاص توجہ کے قابل

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک گزشتہ خطبہ جمعہ میں اس امر کا اعلان فرمایا تھا۔ کہ پیشہ ور اصحاب دار الصناعت کے متعلق ضروری مشورے ارسال کریں۔ بڑھئی لکڑی کے کام کے متعلق لوہار لوہے کے کام کے متعلق۔ اور بوٹ ساز بوٹ سازی کی صنعت کے متعلق۔ کہ کن ذرائع پر عمل کرنے سے یہ شعبہ جات جلدی ترقی کر سکتے ہیں۔ احباب جماعت کے قیمتی مشوروں کی قدر کی جائے گی۔ امید ہے کہ دوست اپنے اس قومی ادارہ دار الصناعت کو اس امداد سے محروم نہ رکھیں گے۔

انچارج تحریک جدید

بٹالہ میں ایک اور احمدی بیلڈر

میاں محمد یوسف صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی ایک احمدی نوجوان ہیں جنہوں نے کچھ عرصہ مشہور قانون دان ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو بیرسٹر ایٹ لا کے ساتھ کام کرنے کے بعد اب بٹالہ میں پریکٹس شروع کی ہے احمدی احباب کو چاہیئے۔ کہ خود بھی ان کی قانونی قابلیت سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے دوستوں اور واقف کاروں کو بھی تحریک کریں۔

ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے میانوالی جیل میں

معلوم ہوا ہے کہ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے کو گورداسپور جیل سے میانوالی جیل میں ہتھکڑی کے علاوہ بیڑی لگا کر لے جایا گیا ہے۔ امرتسر کے سٹیشن پر بعض احمدیوں نے انہیں دیکھا تو چونکہ کھانے کا وقت تھا۔ ان کے سامنے کھانا رکھا۔ مگر وہ ہتھکڑی کی وجہ سے بمشکل کھا سکے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ

یونینسٹ حکومت کے خلاف ایک اور شورش

پنجاب کی یونینسٹ حکومت کو مشکلات میں ڈالنے حتیٰ کہ اس کا خاتمہ کر دینے کے متعلق خفیہ اور علانیہ جو کوششیں کی جا رہی ہیں۔ وہ یکے بعد دیگرے بروئے کار آ رہی ہیں۔ احرار نے مسجد شہید گنج کی واگزاری کے بہانہ سے جو جتھہ بازی شروع کر رکھی ہے۔ اس کی غرض و غایت وہ کھلم کھلا یونینسٹ حکومت کو زک دینا بتا رہے ہیں۔ اور اسی وجہ سے ہندوؤں کی ہمدردی تو پورے زور سے ان کے ساتھ ہے۔ اور سکھ بھی ان کو جرأت دلا رہے ہیں اب ایک اور تحریک سیاسی قیدیوں کی رہائی کے لئے ایجی ٹیشن کے نام سے شروع کی گئی ہے۔ جس کے بانی مبانی کانگرسی ہندو۔ اور دیال سنگھ کالج۔ ڈی اے وی کالج اور میڈیکل کالج کے ہندو طلباء ہیں۔ خال خال مسلمان بھی نظر آتے ہیں۔ لاہور میں کئی دنوں سے اس کے متعلق تیاریاں کی جا رہی تھیں۔ باہر سے جتھے منگانے کے انتظامات ہو رہے تھے۔ موری دروازہ کے باہر خیمے لگا دیئے گئے۔ اور لنگر جاری کر دیا گیا۔ تجویز یہ تھی۔ کہ ۲۴ جنوری کو پنجاب اسمبلی کے ہال کے سامنے مظاہرہ کیا جائے۔ اور ایک جلوس نکالا جائے حکومت نے اگرچہ دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے پنجاب اسمبلی کی جانب جانے کی قطعی ممانعت کر دی۔ نیز مظاہرین کو پنجاب سیول سکرٹریٹ اور پنجاب اسمبلی ہال سے ایک میل کے دائرے میں آنے کی ممانعت کی گئی۔ لیکن مظاہرین نے جلوس نکالا۔ اور دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ممنوع رقبہ میں داخل ہونے کی کوشش کی :-

بیان کیا گیا ہے۔ کہ دوران جلوس میں وزیراعظم پنجاب نے پنجاب اسمبلی کے ہندو ممبروں کے ذریعہ پے در پے تین بار یہ پیغام بھیجا۔ کہ وہ اہل جلوس کے ڈیپوٹیشن سے جو پانچ چھ آدمیوں پر مشتمل ہو۔ ملاقات کرنے کو تیار ہیں۔ مگر ہر بار اسے یہ کہکر رد کر دیا گیا۔ کہ جب تک وزیراعظم لکھ کر یہ یقین نہ دلائیں کہ وہ سیاسی قیدیوں کو چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔ وہ ان سے ملاقات کرنا بے فائدہ سمجھتے ہیں :-

اگرچہ پولیس نے جلوس کو شہر میں ساڑھے تین گھنٹے روکے رکھا۔ اور اس وقت تک اسمبلی ہال کی طرف جانے نہ دیا جب تک اسمبلی کا اجلاس ہوتا رہا۔ اس دوران میں پولیس پر پتھر اور اینٹیں بھی پھینکی گئیں۔ اور بعض پولیس والے زخمی بھی ہوئے مگر پھر پولیس نے ہر ممکن احتیاط سے کام لیا حتےٰ کہ ہندو اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ پولیس کا رویہ بحیثیت مجموعی قابل تعریف تھا :-

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اس وقت ان صوبوں میں بھی سیاسی قیدی موجود ہیں جہاں کانگرسی حکومت ہے۔ اور انہوں نے رہائی کے لئے فاقہ کشی بھی شروع کر رکھی ہے۔ مگر حیرت ہے۔ کہ وہاں اس قسم کے مظاہروں کا نام ونشان تک نہیں پایا جاتا۔ جس قسم کے مظاہرے یونینسٹ حکومت کے خلاف بڑے اہتمام اور انتظام کے ساتھ کئے جا رہے ہیں۔ اور وزیراعظم تک کے پیغام کو سختی کے ساتھ ٹھکرا دیا جاتا ہے :-

اس قسم کے واقعات جہاں پنجاب کی حالت کو روز بروز مخدوش بنا رہے ہیں۔ وہاں یونینسٹ حکومت کے لئے بھی کوئی نیک فال نہیں سمجھے جا سکتے۔ ضرورت ہے۔ کہ وہ زیادہ بیدار مغزی اور تدبر سے کام لے۔ حق و انصاف کو قائم کرنے کی ہر حال میں کوشش کرے۔ اور دبانے والوں سے دب جانے کی پالسی اختیار نہ کرے۔ اس کے ساتھ ہی مسلمانوں کے حقوق کی مردانہ وار حفاظت کرے۔ اور سب کو اپنا قوت بازو سمجھے۔ کیونکہ اگر وقتی مصلحتوں کے ماتحت یہ بازو کمزور کر دیا گیا۔ تو وقت پڑے وہ لوگ قطعاً کام نہ آئیں گے۔ جن کی خاطر ملحوظ رکھنے کے لئے مسلمانوں کو آزردہ کیا جائے گا۔ پھر وہ لوگ بھی کبھی وفادار ثابت نہ ہوں گے۔ جو یہ سمجھتے ہوں۔ کہ ہم اپنے دباؤ سے اپنی بات منواتے ہیں۔ خواہ وہ مسلمان ہی ہوں :-

سر ایڈورڈ میکلیگن سابق گورنر پنجاب کا شریفانہ رویّہ

"الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کا جو درد ناک مضمون عزیز سعید احمد صاحب مرحوم کی وفات کے متعلق شائع ہوا ہے۔ اسے احباب ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اس میں کئی ایک باتیں خاص طور پر قابل توجہ ہیں۔ مثلاً عزیز مرحوم کی تیمارداری میں اپنوں نے جو سرگرمی اور انہماک دکھایا۔ وہ بھی نہایت قابل تعریف اور لائق ستائش ہے۔ لیکن انگریز نومسلم مردوں اور خواتین نے جس ہمدردی و اخلاص کا اظہار کیا۔ اس سے اس اخوت اور یگانگت کا نہایت ہی مؤثر ثبوت ملتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ مشرق اور مغرب میں قائم ہو رہی ہے۔ اور جو گورے اور کالے کو ایک سلک میں منسلک کر رہی ہے :-

اس کے علاوہ ایک خاص واقعہ جو خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ سر ایڈورڈ میکلیگن سابق گورنر پنجاب عزیز مرحوم کی بیماری کی اطلاع پا کر خود ہسپتال میں تیمارداری کے لئے تشریف لائے۔ اور مرحوم کو خوش کرنے کے لئے پھولوں کا تحفہ پیش کیا۔ اگرچہ سر موصوف کا اپنی گورنری کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے بہت تعلق تھا۔ لیکن ہندوستان سے چلے جانے کے بعد اس تعلق کو قائم رکھنا۔ اور اس قسم کے موقعوں پر عملی طور پر اس کا اظہار کرنا شرافت اور نجابت کا نہایت ہی قابل تعریف نمونہ ہے۔ جو سر موصوف نے پیش کیا۔ دراصل اس قسم کے انگریز شرفا ہی ہیں۔ جو حقیقتاً ہندوستان اور انگلستان کے باہمی تعلق کو مضبوط کرنے کا موجب ہو سکتے ہیں۔ اور یقیناً جب تک انگریزی قوم میں ایسے شرفا پائے جاتے ہیں۔ ہندوستان کا تعلق انگلستان سے منقطع نہیں ہو سکتا :-

ہم جماعت احمدیہ کی طرف سے سر ایڈورڈ میکلیگن کا دلی خلوص سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے سابقہ تعلقات کو استوار کرنے۔ اور ان میں تازگی قائم رکھنے کے لئے اپنی قومی شرافت کی نہایت خوشکن مثال قائم کی ہے۔ اگر اس قسم کی مثالیں کثرت کے ساتھ پائی جائیں۔ تو ہندوستان۔ اور انگلستان کے شرفاء دونوں ملکوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مربوط رکھنے میں نہایت شاندار خدمت بجا لا سکتے ہیں :-

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علوم

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مندرجہ بالا عنوان پر جو تقریر فرمائی۔ اس کی پہلی قسط درج ذیل کی جاتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علوم کا مضمون اس عظیم الشان اجتماع کے سامنے بیان کرنا اپنی اہمیت اور وسعت کے لحاظ سے اس قابل تھا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جیسے وسیع العلم والعرفان نائب سیدنا المصطفےٰ علیہ السلام مظہر جری اللہ فی حلل الانبیاء جن کی نسبت خدا تعالےٰ کی وحی مقدس کہ "ظاہری و باطنی علوم سے پُر کیا جائے گا" سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الہامی بشارات میں نازل فرمائی گئی کچھ بیان فرماتے اور اس مضمون کے ہزاروں لاکھوں مختلف حقائق واسعہ پر روشنی ڈالتے لیکن چونکہ یہ خاکسار جو اپنی علمی کم مائگی بلکہ بے بضاعتی کی ندامت اور اثرات تندم سے احساس تحیّر ہے۔ اس مقدس مضمون کے بیان کرنے کے لئے مامور کیا گیا ہے۔ اس لئے بحکم الامر فوق الادب حسب استطاعت و حسب فہمید خود کچھ عرض کر دیتا ہے۔

وما توفیقی الا باللہ الموفق المعین۔

چند امور جن کا اصل مضمون سے تعلق پایا جاتا ہے۔ ان کا ابتدائے مضمون میں بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے

(۱) تمہیدی فقرات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علمی حیثیت بلحاظ ماخذ و منبع کے ذکر کی گئی ہے۔ اور اس کے ضمن میں قرآنی علوم کی وسعت کا ذکر بطور مثال کر دیا گیا ہے۔

(۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی علمی شان کے متعلق کچھ

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک باوجود آپ کے امی ہونے کے علم کی قدر و منزلت اور فطری طور پر حصول علم کی تڑپ

(۴) حصول علم کے ذرائع کا ذکر بطور نمونہ و مثال

چند تمہیدی فقرات

(۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علوم کا اصل منبع بلحاظ آپ کی شان امیت صرف اللہ تعالےٰ کی صفت علیم کا فیضان ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی صفت علیم کا فیضان بتوسط قرآنی وحی ہے۔ جو وحی متلو کہلاتی ہے۔ اور حدیث قدسی اور نفث فی الروع اور وحی خفی اور رویائے صادقہ۔ کشوف اور تفہیمات الہٰیہ بھی وحی کے اقسام سے ہی ہیں۔ اور قرآنی وحی کے تابع۔

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ مذاہب کی تقریر میں جو محض قرآنی علوم پر مشتمل تھی۔ اس بات کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ ہر ایک صحیح حدیث جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے صادر ہوئی وہ قرآن کریم سے ہی لی گئی ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ تمام صحیح حدیثیں جو کتب مدونۂ احادیث میں پائی جاتی ہیں یا ان کے سوا۔ ان سب کا منبع بھی قرآن کریم ہی ہے۔ اور احادیث صحیحہ کو قرآنی عبارات سے وہی تعلق اور نسبت ہے جو تفسیر اور شروح کو کتاب کے متن سے ہے۔

(۳) قرآن کریم چونکہ الہٰی کتاب ہے اور اللہ تعالےٰ کی صفت علیم کی مظہر۔ اس لئے جس طرح اللہ تعالےٰ کے علم کی وسعت ایک بحر ناپید اکنار ہے۔ اسی طرح قرآنی علوم کی وسعت کی بھی کوئی حد بست نہیں پائی جاتی

(۴) قرآنی علوم کی وسعت پر غور کرنے والوں نے جہاں تک سمجھا ہے انہوں نے اپنی فہمید اور معرفت کے ظرف کے اندازہ کا اظہار کیا ہے نہ کہ قرآنی علوم کی وسعت کا اندازہ۔ جس طرح ایک ہزار یا لاکھ آدمی دریا اور سمندر سے مختلف ظروف جو مختلف اندازوں کے ہیں بھر لائیں تو ان کے ظروف کے اندازوں سے برتنوں کی وسعت کا اندازہ تو معلوم ہو سکے گا لیکن سمندر کی وسعت کو مختلف ظرفوں کی وسعت پر قیاس کرنا سخت ترین غلط خیال ہوگا پس یہی مثال قرآنی علوم کی وسعت اور علماء کے علمی ظروف کی وسعت کی سمجھنی چاہیئے۔

(۵) تعداد علوم کے لحاظ سے علماء اسلام کے مختلف بیانات ہیں۔ چنانچہ شیخ بوعلی سینا نے اپنے رسالہ موسومہ "اقسام العلوم العقلیہ" میں ۵۳ علوم کا ذکر کیا ہے۔ اور امام فخر الدین رازی نے اپنی کتاب جامع العلوم جسکا نام حدائق الانوار اور ستینی بھی ہے۔ اس میں ساٹھ علوم بیان کئے ہیں۔ اور سید عبد القادر صاحب جیلانی اپنے قصیدہ تائیہ میں جسے قصیدہ روحی بھی کہتے ہیں فرماتے ہیں۔

واعطیت من ربی علوما کثیرۃ
ثمانین علما غیر علم حقیقۃ

یعنے مجھے اپنے رب سے علم حقیقت کے علاوہ ۸۰ علوم عطا کئے گئے ہیں۔ جو سارے ۸۱ کی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ اور حضرت عبد الوہاب شعرانی نے اپنی کتاب تنبیہ الاغبیاء میں تین ہزار علم کا ذکر کیا ہے۔ اور امام فخر الدین رازی نے سورۂ فاتحہ کی تفسیر میں استنباط اور استدلال کے طریق پر دس ہزار مسائل کا استخراج صرف سورہ فاتحہ سے ظاہر کیا ہے۔ پھر مزید تشریح اور تفصیل کے لحاظ سے بیان فرمایا ہے۔ کہ صرف الحمد للہ کے فقرہ میں سے دس لاکھ کے قریب مسائل کا استنباط ہو سکتا ہے۔

شیخ محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ میں صرف سورۂ فاتحہ کے امہات العلوم ایک لاکھ انتیس ہزار چھ سو بتاتے ہیں (فتوحات مکیہ باب ۲۲)

قاضی ابوبکر ابن العربی اپنی کتاب قانون التاویل میں قرآنی علوم کا ذکر کرتے ہوئے ان کی تعداد تین لاکھ نو ہزار آٹھ سو بتاتے ہیں۔ اور بعض علماء نے اپنی تحقیق کی رو سے ہر ایک علم کو اصولی طور پر قرآن کریم میں تسلیم کیا ہے قصیدہ امالی جو اہلسنت والجماعۃ کی مشہور کتاب شرح عقائد کا منظوم ملخص ہے اس میں لکھا ہے

جمیع العلم فی القرآن لکن
تقاصر عنہ افہام الرجال

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس عقیدہ سے اتفاق ظاہر فرمایا ہے۔ اور اپنی کتاب ازالہ اوہام میں

وکل العلم فی القرآن لکن
تقاصر عنہ افہام الرجال

کا شعر ایک مضمون کا عنوان قائم کیا ہے۔ جس کے نیچے قرآنی علوم کی وسعت کا ذکر کرتے ہوئے اپنا مضمون بیان فرمایا ہے۔ اور قرآن کریم کی آیت تبیانا لکل شیء اور آیت ما فرطنا فی الکتاب من شیء سے بھی اسی بات کی تصدیق ہوتی ہے۔ کہ ہر ایک صحیح علم جو انسانی زندگی کے بہترین اغراض و مقاصد کے لحاظ سے مفید اور کارآمد ہے۔ وہ قرآن کریم میں ضرور پایا جاتا ہے۔

(۶) قرآن کریم نے ہر ایک کلمہ طیبہ کو شجرۂ طیبہ کی مثال کے طور پر پیش کر کے اس کے تین اوصاف بیان کئے ہیں۔ اول یہ کہ وہ کسی اصل محکم پر قائم ہو۔ دوسرے اس کے اصل کے مقابل فروعات کا استخراج بھی پایا جاتا ہو تیسرے اس سے وہ مفید نتائج اور ثمرات بھی حاصل ہو سکتے ہوں۔ جن کی غرض کے لئے اس کلمہ طیبہ کو پیش کرنا علمی لحاظ سے ضروری سمجھا گیا۔ اور جس طرح ایک درخت کا وجود ایک بیج یا گٹھلی سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور درخت کے تنے اور شاخیں اور اس کے پتے اور پھول اور پھل جو ہزاروں ہزار کی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ اور بیج اور گٹھلی کی اجمالی حالت سے تفصیلی ہیئت اور شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ ان سب کو اگر کوئی دانہ یا گٹھلی میں دیکھنا چاہے تو قبل از ظہور شکل درخت بالکل ناممکن ہے۔ کہ دیکھ سکے۔ بلکہ واقفیت سے پہلے تو اگر کوئی اسے دانہ اور گٹھلی کے متعلق یہ بتائے۔ کہ

اس دانہ اور گٹھلی میں اتنی بڑی لکڑی بھی ہے۔ اور اس میں ہزاروں پتے اور پھول اور پھل بھی ہیں۔ تو بوجہ ناواقفیت اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دے۔ اور اسے ناممکنات اور محالات سے قرار دے۔ لیکن قادر مطلق خدا ہمارے سامنے یہ عجائبات قدرت کے نمونے ہر روز ظاہر کرتا ہے۔ اور تمام زمین کے لیے درخت کھلے طور پر اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں۔ کہ ان کا سارا وجود دانہ اور گٹھلی سے ہی نکالا گیا ہے۔

پس اس مثال پر کلماتِ طیبہ کو علمی لحاظ سے سمجھنا اس وسعت کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ جس کی نسبت قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِہٖ مَدَدًا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے کلماتِ طیبہ جو صفات و افعالِ الٰہیہ کی گوناگوں تجلیات کے حقائق۔ اور معارف کے حامل بنائے گئے ہیں۔ ان کی کثرت اور وسعت یہ کیفیت رکھتی ہے کہ اگر دُنیا کا جو بھی سمندر ہے۔ اس کا پانی سیاہی بن جائے جس سے کلماتِ الٰہیہ کے حقائق۔ جو وسیع حکمتوں پر مشتمل ہیں لکھے جائیں۔ تو قبل اس کے کہ کلمات ختم ہوں۔ سیاہی ختم ہو جائے گی۔ اسی بنا پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قرآنی علوم کے عجائبات علمیہ حکمیہ کی نسبت فرمایا۔ لا ینقضی عجائبہ یعنی قرآنی عجائبات کا سلسلہ اس قدر ممتد ہے۔ کہ وہ کہیں ختم ہونے والا نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی علمی شان کے متعلق کچھ

اُمی و در علم و حکمت بے نظیر
زینچہ باشد بجتے روشن ترے

نمبر ۱۔ وانزل اللہ علیک الکتاب والحکمۃ و علمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما۔ (نساء) اس آیت میں کئی امور

110

پائے جاتے ہیں:۔

الف۔ ہر ایک کتاب جو انسانی زندگی کے لئے دستور العمل ہونے کے لحاظ سے مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ اور ہر ایک حکمت جو مختلف علمی اصول کی میزان سے تعلق رکھنے سے انسانی ذہنیت کے اعلےٰ سے اعلےٰ ارتقاء کا۔ اور ہر ممکن وسعت کا فائدہ دے سکتی ہے۔ قرآن کریم کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اس کا نزول فرمایا۔

ب۔ اور کتاب اور حکمت کی جملہ انواع کی جامع حیثیت کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فضیلت کا وہ پُرعظمت مرتبہ عطا کیا گیا۔ جسے انسانی کمالات کے تمام مراتب پر حاوی قرار دیا گیا۔

ج۔ پھر یہ علمی شان محض موہبت اور لدنی طریق پر عطا کی گئی۔ جس میں ظاہری اکتساب کا کچھ دخل نہیں۔

نمبر ۲۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود بھی فرماتے ہیں۔ علمت علم الاولین والاٰخرین۔ یعنی مجھے سب کے سب پہلے لوگوں کا۔ اور سب کے سب پچھلے لوگوں کا علم جو اصولی طور پر انسانی کمالات کے کسی شعبہ سے تعلق رکھتا ہے۔ یا انسانی زندگی کے کسی شعبہ کے لحاظ سے فائدہ بخش ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے بحالت امیت محض لدنی طریق پر سکھایا گیا ہے اور اس کا یہ بھی مطلب ہے۔ کہ پہلے اور پچھلے لوگوں کے حالات کا مجھے علم دیا گیا ہے۔

نمبر ۳۔ انا مدینۃ العلم وعلیٌّ بابھا۔ یعنی میں علم کا شہر ہوں۔ یعنی علم کی آبادی میرے ذریعہ ظہور میں آگئی اور جس علم کا بھی میں شہر ہوں۔ اس کا دروازہ بھی معمولی نہیں بلکہ وہ بھی عالی مرتبہ ہے یعنی اللہ تعالےٰ بھی جس سے علم داخل ہوتا ہے اور علم سیکھنے والا بھی جس کے ذریعہ علم ظاہر ہوتا ہے۔

نمبر ۴۔ نیز فرماتے ہیں۔ اوتیت جوامع الکلم۔ یعنی مجھے سب کے سب جامع کلمات دیئے گئے ہیں۔ جامع کلمات سے اصولی طور پر ان سب علوم کی وسعت مراد ہے جنہیں

بطور مثال تمہیدی فقرات میں اور بالخصوص فقرہ نمبر ۶ میں بیان کیا گیا ہے۔

فطری طور پر حصولِ علم کی تڑپ

نمبر ۱۔ قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون۔ یعنی تمام دُنیا میں یہ بات بطور اعلان کہدے۔ کہ علم والے اور نہ علم والے برابر نہیں ہو سکتے۔ مطلب یہ کہ جنہیں علم نہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ بھی علم والوں سے علم حاصل کریں۔ اور اس طرح علم کے فوائد سے متمتع ہوں۔

نمبر ۲۔ یرفع اللہ الذین اٰمنوا والذین اوتوا العلم درجٰت۔ یعنی خدا تعالےٰ ایمان والوں کے۔ جو علم صحیح کے ذریعے ایمان حاصل کرنے والے ہیں اور ان لوگوں کے جو علم والے ہیں۔ درجے بلند کرتا ہے۔ یعنی جس طرح ایمان موجب رفعتِ درجات ہے۔ اسی طرح علم بھی باعثِ رفعتِ درجات ہے۔

نمبر ۳۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلمآء۔ یعنی اللہ تعالےٰ کی پُرعظمت ہستی کی خشیت انہی لوگوں کے دلوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ جو اس کے بندوں سے اس کی پُرعظمت ذات۔ اور صفات اور افعال کی شئون کا مشاہدہ اس کی تجلیات پُرعظمت و جلالت کے علم و عرفان کے ساتھ کرتے ہیں۔

نمبر ۴۔ قل رب زدنی علما۔ یعنی اے میرے رب۔ جو رب العلمین کی صفت کے فیوض کے ساتھ میرے لئے افاضہ کی تمام صفاتِ رحمت سے جلوہ نما ہو رہا ہے میرے علم کی ترقیات کا سلسلہ ہمیشہ جاری رکھ۔ تا تیرے جملہ فیوض کی انواع و اقسام کی معرفت اور شناخت کے ساتھ تیری صفات جو جملہ فیوض کی منبع ہے۔ ان کی بھی کامل معرفت حاصل کر سکوں۔ تا اپنے اندر خدا یابانہ محبت سے تیری صفات کو جذب کرتے ہوئے تیری مظہریتِ تامہ کی تصویر کا کامل لباس اپنے وجود بشریت پر اوڑھ سکوں اور اپنی زندگی کا اصل مقصد پا سکوں۔

نمبر ۵۔ حدیث طلب العلم فریضۃ علےٰ کل مسلم و مسلمۃ کے رُو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی امت کے ہر ایک مسلمان مرد۔ اور عورت پر علم حاصل کرنا فرض قرار دیا ہے۔

نمبر ۶۔ اطلبوا العلم ولو کان بالصین کے الفاظ حدیث میں علم کو اس درجہ تک اہمیت دی ہے۔ کہ فرمایا علم کے حصول کے لئے اگر تمہیں چین بھی جانا پڑے۔ تو اس بات کا خیال دل میں نہیں لانا چاہیئے۔ کہ چین کا مُلک مکہ۔ اور مدینہ سے بہت دُور ہے۔ اگر علم چین سے ہی مل سکتا ہو۔ تو وہاں ہی علم کے لئے چلا جانا ضروری ہے۔ دوسرے یہ خیال مکہ اور مدینہ کے لوگوں کو طلبِ علم سے نہ روکے کہ ہم لوگ مکہ کے ہیں۔ یا مدینہ کے۔ اس لئے ہم لوگ علم کے لئے چین کیوں جائیں۔ سو فرمایا۔ کہ علم ایسی چیز ہے۔ کہ مکہ۔ مدینہ اور عرب والوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ علم جو چین سے ہی مل سکتا ہو۔ اگر وہ مکہ۔ مدینہ سے نہیں مل سکتا۔ تو مکہ۔ مدینہ والوں کو اس بات کی عار نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ ہم مکہ اور مدینہ کے ہو کر علم کے لئے چین کیسے جائیں۔ اس میں تو ہماری ہتک ہے سو فرمایا۔ کہ کسر شان اس میں نہیں۔ کہ مکہ۔ مدینہ والے چین سے علم حاصل کرنے والے ہوں۔ بلکہ کسر شان اس میں ہے۔ کہ مکہ۔ یا مدینہ میں رہ کر علم سے محروم رہیں۔ یا مکہ مدینہ والے علم والے نہ ہوں۔

نمبر ۷۔ حدیث۔ اطلبوا العلم من المھد الی اللحد کے رُو سے اپنی امت کے جملہ افراد کو ماں کی گود کے زمانہ سے لے کر قبر میں داخل ہونے تک طالب العلم بنا کر علم کو اتنا ضروری قرار دیا ہے۔ کہ انسان کی اول سے آخر تک ساری عمر کا شغل اور بہترین شغل علم ہی کو مقرر فرمایا ہے۔

(۸) کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن اخذھا حیث وجدھا یعنے حکمت کی بات جہاں سے ملے مومن کو چاہیئے کہ وہاں سے ہی اسے لے لے۔ اور اپنی گم شدہ چیز سمجھ کرلے لے۔

(۹) ایک امی جس کے ماحول میں آئت ھوالذی بعث فی الامیین کے رو سے ایسے لوگ بود و باش رکھنے والے ہوں جو علم اور ہدائت سے سخت بے نصیب تھے۔ ان میں پیدا ہو بلکہ ایسے زمانہ میں پیدا ہو جسکا نقشہ آئت ظھر الفساد فی البر و البحر کے الفاظ میں یہ ہو۔ کہ اس میں سب لوگ جو کیا خشکی میں رہنے والے تھے اور کیا تری میں علم و ہدائت سے محرومی کے باعث فسادات میں مبتلا تھے۔ ایک امی اور محض امی کا علم کی اس فطری پیاس اور تڑپ کے ساتھ ہر طرح کے علوم کا سرچشمہ بن جانا اور تمام دنیا کا اور دنیا کے آخر تک کے لوگوں کا معلم اور ہادی قرار پانا یہ وہ بے نظیر معجزانہ علمی شان ہے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کے سب معلموں اور ہادیوں اور نبیوں اور رسولوں سے بالکل منفرد اور عدیم المثال حیثیت کے فرد پائے جاتے ہیں؛

حصولِ علم کے ذرائع کا ذکر بطور نمونہ

(۱) کائنات عالم کی انواع و اقسام کی کیفیات اور کیات اور تاثیرات اور تاثرات اور اتصالات اور انفصالات کی مقادیر اور اندازوں کے ساتھ موجودات کی ہر شئے کو سمجھنا جیسا کہ آئت انا کل شئ خلقناہ بقدر (القمر) اور آئت وکل شئ عندہ بمقدار (الرعد) اور آئت وان من شئ الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم (الحجر) اور آئت وخلق کل شئ فقدرہ تقدیرا (فرقان) وغیرہ آیات سے اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی۔ تا اس کے ذریعہ علم حاصل ہو؛

(۲) مخلوقات کی ہر ایک چیز میں گہری فکر کے ساتھ اس لحاظ سے غور کرنا کہ خدا تعالےٰ نے ہر ایک چیز کو فیضان ربوبیت کا مظہر بنانے سے انسان کے لئے کسی نہ کسی پہلو کے لحاظ سے مفید بنایا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اسی مقصد کے لئے آئت ان فی خلق السمٰوات والارض واختلاف اللیل والنھار لایات لاولی الالباب۔ الذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً وعلی جنوبھم ویتفکرون فی خلق السمٰوات والارض۔ ربنا ما خلقت ھذا باطلا۔ سبحانک فقنا عذاب النار (آل عمران) اور آئت وسخر لکم ما فی السمٰوات وما فی الارض جمیعاً منہ (الجاثیہ) حقائق شناس فطرتوں کو فکر اور غور کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فکر اور غور کرنے کو حصول علم کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

(۳) خدا تعالےٰ کی وہ کتاب جو قانون قدرت کی مطابقت میں قدم بقدم چلتی ہے۔ اور خدا کا قول ہونے سے خدا کے فعل کی صحیح ترجمانی کرتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے پیشکردہ علمی حقائق کا دستور ہونے سے اس کی فعلی کتاب کی میزان سے ہر طرح سے موافق پائی جاتی ہے ایسی کتاب کو خدا کی فعلی کتاب کے بالمقابل رکھ کر اس میں تدبر کرنا بھی ذریعہ حصول علم ہے۔ چنانچہ آئت الرحمٰن علم القرآن (الرحمٰن) اور افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا (محمد) اور آئت اللہ الذی انزل الکتاب بالحق والمیزان (الشوریٰ) میں اسی بات کی طرف توجہ دلائی ہے؛

(۴) چونکہ اللہ تعالےٰ کی ذات تمام علوم کا سرچشمہ ہے اور پھر فیاض اور معطی ہستی ہے۔ اس لئے اس کے حضور دعا کرنا بھی حصول علم کا ذریعہ قرار دیا گیا جیسا کہ فرمایا قل رب زدنی علما (طٰہٰ)

(۵) ظاہری و باطنی طہارت بھی ذریعہ حصول علم ہے۔ چنانچہ فرمایا لا یمسہ الا المطھرون ولا تقربوا الفواحش ماظھر منھا وما بطن (سورہ انعام)

(۶) تقوےٰ بھی ذریعہ حصول علم ہے واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ

(۷) سلسلہ تعلیم و تعلم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ (الجمعہ) فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون (یونس) فاسئل الذین یقرؤن الکتاب (یونس)

(۸) مجاہدات اور ریاضات نفس جو باعث تزکیہ نفوس ہوں۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا (عنکبوت)

(۹) تفہیمات الٰہیہ ففھمنٰھا سلیمان (سورۃ انبیاء)

(۱۰) ربانی الہام اور وحی و کشوف و رویا الرحمٰن علم القرآن (رحمٰن) وعلمک ما لم تکن تعلم (نساء) انا اوحینا الیک روحاً (شوریٰ) انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللہ (نساء) لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا (فتح) (۱۱) معیت صادقین یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین (توبہ) (۱۲) سمعی اور عقلی دلائل کے طریقوں کو اختیار کرنا لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر (الملک) (۱۳) علمی مجالس میں جاکر تقریریں سننا اور قول احسن کی اتباع کرنا فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اولئک الذین ھداھم اللہ (زمر) (۱۴) ہدائت یافتہ لوگوں کی اقتدا کرنا فبھداھم اقتدہ (انعام)

کتاب امام المتقین

مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان تحریر فرماتے ہیں:۔

میں نے اخویم مکرم ڈاکٹر منظور احمد صاحب کی کتاب "امام المتقین" کا اکثر حصہ خود دیکھا ہے۔ اور کچھ حصہ سنا ہے۔ میرے نزدیک پنجاب کے شمالی اضلاع میں ایسی کتاب کی اشد ضرورت تھی۔ طرز بیان بہت ہی لطیف اور محققانہ ہے۔ یہ کتاب کثیر التعداد اہم حوالہ جات پر مشتمل ہے اور نہائت عام فہم ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے قبول فرمائے۔ اور دشمنان سلسلہ حقہ کے پیدا کردہ مغالطوں کا اس کے ذریعہ سے ازالہ فرمائے اور اسے اپنی مخلوق کی ہدائت کا ذریعہ بنائے۔

کرتار پور ضلع جالندھر سے سید محمد اقبال حسین صاحب ہیڈ ماسٹر تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار نے آپ کی کتاب "امام المتقین" کے بعض مقامات دلچسپی سے پڑھے ہیں۔ اگرچہ میں انگریزی خواں ہوں۔ اور پنجابی زبان سے زیادہ واقف نہیں۔ مگر آپکا طرز تحریر ایسا شگفتہ اور طرز بیان و استدلال ایسا اعلےٰ ہے۔ کہ بے اختیار آپ کے لئے تحسین و آفرین کے کلمات مونہہ سے نکلتے ہیں۔ میرا خیال بلکہ یقین ہے کہ پنجابی جاننے اور سمجھنے والوں کے لئے یہ رسالہ تبلیغ و ہدائت کا بہترین سرمایہ ثابت ہوگا۔ اس وقت جبکہ نماز تہجد کے بعد میں نے چند صفحات اس کتاب کے پڑھے ہیں بے اختیار اور سچے دل سے آپ کے لئے دعائے خیر نکلتی ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کی یہ محنت قبول فرماکر آپ کو اور آپکی اولاد کو اور آپ کے والدین کو اس خدمت کے بدلہ میں بہترین اجر حسنات دارین کی صورت میں عطا فرمائے۔ اور مولا کریم اپنے محض فضل و کرم سے آپ کی اس تبلیغی کوشش کو اپنی مخلوق کے لئے ہدائت کا موجب بنائے۔ اس وقت جو میرے دل کی حالت ہے۔ اس کے نتیجہ میں ایک رنگ میں بے اختیار ہوکر یہ چند کلمات لکھنے پر اپنے آپکو مجبور پاتا ہوں۔ بار بار آپ کے لئے سچے دل سے دعا نکلتی ہے۔ اور رقت سے آنسو رواں ہیں؛

یہ کتاب نظارت دعوت و تبلیغ نے ایک مخالف کی کتاب کے جواب میں لکھوائی ہے۔ اور پونے دوسو صفحے کی کتاب محض ۳ر میں اسی دفتر سے مل سکتی ہے۔ کیونکہ نظارت کو

واقعات عالم پر نظر

۱۔ آمد و رفت ۱۹۳۷ء ۱۹۳۸ء اور عقیدت کا ہدیہ
۲۔ عالمگیر جنگ ہو رہی ہے ۳۔ اتحاد کی کوششیں

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

۱۹۳۷ء گذر چکا اور ۱۹۳۸ء کا پہلا مہینہ گزر رہا ہے۔ دنیا اور دنیا والوں کی ناپائیداری کا نقشہ۔ انسانی کوششوں اور ان کے نتائج امیدوں اور ان کے مال۔ کاروبار اور ان کے سرانجام کی تغیر کا ایک باب بند اور دوسرا کھل چکا ہے پانیوں کا وہی بہاؤ ہواؤں کا وہی چلن قدرت کے وہی نظارے باقی ہیں۔ اور شطرنج کی وہی بساط ہے۔ مگر مہرے بدل چکے ہیں۔ گزشتہ سال نے لیگ اوف نیشنز سے جو امیدیں وابستہ تھیں ان کا خاتمہ کر دیا۔ تو امن کی دیواروں میں فسطائی اور سوویٹ عقائد کی جنگ نے سوراخ بنا دئے۔ اندلوسیا میں بھائی نے بھائی کو ایک ہی وطن میں ایک ہی سرزمین پر اجانب کی مدد سے قتل کیا اور بربادی کی قوی ہیکل خون آشام کالی ماتا نے مغرب کے میدان پر کورو چھتر کو کافرنہ سمجھ کر طلوع آفتاب کی سرزمین اور اس کے پڑوس کے درمیان مغربی عقائد کی جنگ کا اجرا کرا دیا۔ اور وہ بدعت جو لامذہبیت نے یاجوج ماجوج کے ہاتھ سے شروع کرائی ہے۔ (یعنی غیر مصافی آبادی پر آسمان سے گندھک کی بارش کر کے قتل عام کرنا) اپنی ہولناک ہلاکت کے ساتھ چین کی گنجان وافیونی مگر قدیم شہرت رکھنے والی آبادی کے اندر معرض وجود میں آئی۔ انگریز کی کوتاہ اندیشی فلسطین میں اور ہندوستان میں جاری ہے۔ مسیح کے ماننے والوں کو مسیح کے دشمنوں کے ہاتھوں ذلیل کرانے کی ناممکن سعی سے اپنی بربادی کا بیج برابر بویا جا رہا ہے کانگرس نے تعاون کر کے حکومت شروع کر دی۔ اور آتے ہی جہاں رعایا کو فائدہ پہنچانے کی مفید کوششیں شروع کیں۔ وہاں قدیم ہندو تہذیب کا جس نے ہندوستان کے اصل مالکوں اور خودداریوں کو غلام بنایا تھا۔ احیاء کرنے کی تدابیر بھی عمل میں لائے جانے کی داغ بیل ڈالی۔ ایشیائی دول اربعہ اسلامیہ میں اتحاد ہوا۔ اور مصر میں نیا دور آزادی وجود میں آیا۔ اور سال نو نے اپنی وراثت پر قبضہ کر کے ہر خونیں بربادکن متاع میں اضافہ شروع کر دیا ہے۔

احمدی جماعت دشمنوں کی مخالفانہ کوششوں کے باوجود آگے بڑھی۔ اور ہمارا سالانہ جلسہ مردانہ وزنانہ بڑی شان سے ہوا الحمد للہ ہمارے پیارے امام کی آواز کو آلہ نشر صوت نے بلند کرنے کی خوب خدمت کی۔ اور گو نیا سال نئی دل دکھانے والی مشکلات اور دشمن کا بھی اک وار نکلا" کی دلخراش آواز ساتھ لایا ہے لیکن غم مخور کہ ہم دریں تشویش

خرمے وصل یار مے بینم
دوراد چوں شود تمام بکام
پرسش یادگار مے بینم

موجب تسکین ہے۔

ہم احمدی جماعت کے ہر مرد و عورت کے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ اور میدان قرطاس پر سمند قلم کو جولانی دے کر دل کی گہرائیوں سے دور کی سرزمین سے اپنے آقا امام ہمام کی خدمت عالی میں عرض کرتے ہیں۔

حضور! ہماری سرکار!! سال نو مبارک! اولوالعزم روحانی بادشاہ!

آسمان سے خدا فضل کرے گا۔ اپنے وعدے پورے کرے گا۔ زمین پر تیرے فدائی تن من دھن سے تیرے کفش بردار غلام رہ کر ہر قربانی کریں گے انشاء اللہ

آں نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من
ایں منم کاندر میان خاک وخوں بینی سرے

(۲)

ہسپانیہ میں جنرل فرینکو اور سوشلسٹ حکومت میں حرب وضرب۔ روس و فرانس اور اطالیہ و جرمنی کی مالی و فوجی مدد سے جاری ہے۔ اور گو چین و جاپان کی جنگ کے دوسرے میدان نے (جس میں روسی و امریکن اور انگریزی و فرنچ ظاہر و خفیہ ایک طرف اور اطالیہ و جرمنی کھلم کھلا دوسری طرف ہیں۔) جزیرہ نمائے آئیبیریا سے دنیا کی توجہ کو ہٹا دیا ہے۔ لیکن شدت کشت و خون اور جنگ کے عالمگیر انداز میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ بلکہ جنگی سامان اور سپاہ بھیجنے میں جو دقتیں پہلے تھیں وہ اب اٹھ گئی ہیں۔ یوروپ کی ہر طاقت سامان حرب جمع کر رہی ہے۔ ہوائی۔ بحری و بری ساز و سامان یہاں تک درست کیا جا رہا ہے۔ کہ بمبئی اور کراچی پر بمباری کے امکانات کو ملحوظ رکھ کر ہند کے شہروں کو جنگ عظیم کی زیبلن لنڈن ڈرل کرائی گئی ہے۔ ہر طاقت اپنے حلیف تلاش کر رہی ہے۔ اور چھوٹی طاقتوں کو اپنے ساتھ ملانے میں کوشاں ہے۔ مگر یورپ کی انتہائی مغربی طاقتوں کو ان کے عدم استقلال اور خود غرضانہ پالیسی کے باعث کامیابی نہیں۔ رومانیہ فسطائی ہو چکا ہے۔ آسٹریا و ہنگری زیکوسلاویکیا روم۔ برلن۔ ٹوکیو مثلث کے اندر آ گئے ہیں۔ پولینڈ۔ یوگوسلاویہ کسی کے ساتھ تو نہیں۔ مگر فرانس کو ان کے ساتھ رابطہ حلافت قائم کرنے میں ناکامی ہوئی ہے۔ فسطائی طاقتیں یوروپین سرحدوں کے پہاڑوں کو محفوظ کر کے افریقہ میں مصر کو میدان جنگ بنانا چاہتی ہیں۔ طرابلس مصر کی سرحد پر اٹلی نے ایک ہزار میں مصر نے دو ہزار پانچ سو میل کی سڑک فوجی نقل و حرکت کے لئے تیار کی ہے۔ زمین دوز صحرائی قلعے سرحد پر اور فوجی استحکام نہر سویز پر بن رہے ہیں۔ مالٹا۔ حیفا جبل الطارق سنگاپور میں تیاریاں جاری ہیں۔ جاپان انڈو چائنا (Indo-China) اور برما کی سرحد پر جنوبی چین کے راستہ پہنچنے کی دھمکی دے رہا ہے۔ ہانگ کانگ خطرہ میں ہے فرانس اور روس میں اندرونی مناقشات کا سلسلہ ختم ہونے میں نہیں آتا۔ پیرس میں آئے دن حکومتیں بدلتیں اور سازشوں کا انکشاف ہوتا ہے۔ اور لینن گراڈ میں سٹالن کے مخالف حامیان ٹراٹسکی ہزاروں کی تعداد میں دار پر لٹکائے جا چکے ہیں۔

انگلستان کی اندرونی سیاست صحیح طریق کار پر چل رہی ہے۔ اور فوجی عناصر نوجوان خون کو اعلےٰ عہدوں پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ دھیمے آہستہ خرام دوراندیش بوڑھے افواج سے رخصت کئے جا رہے ہیں۔ با ایں ہمہ اس ملک کی عظمت میں فرق آ رہا ہے۔

قصہ مختصر عالمگیر جنگ کا مشرق و مغرب میں آغاز ہے۔ مبصرین موجودہ دو میدانوں کے علاوہ اور کھلم کھلا "خداوند کا دہشت کا دن" آنے کا وقت صرف چند ماہ بعد خیال کرتے ہیں۔

اے کاش! دنیا پہلی جنگ سے فائدہ اٹھاتی۔ اور عذاب الٰہی کو زیادہ تندی کے ساتھ آنے سے روک سکتی!!!

آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسماں اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے

(۳)

جس طرح جنگ کے ساتھ ساتھ یورپ اور مشرق بعید میں صلح اور اتحاد کی کوششیں برپا ہیں۔ اسی طرح ہمارے ملک میں بھی کانگرس اور مسلم لیگ کے توسط سے ہندوستان کی دو بڑی قوموں میں اتحاد کرنے کی سعی جاری ہے دونوں سیاسی جماعتوں کا مطمح نظر اب ایک ہے۔ مگر اول الذکر کو سابقہ تجربہ کی بنا پر مؤخر الذکر پر اعتماد نہیں گاندھی جی تو خالی چیک دینے کا خیال ظاہر کرتے تھے۔ مگر پنڈت جی اصول کے پابند ہیں۔ اپنی جگہ سے ذرا بھی سرکتے اور ہندوستان کے سابق حکمران اور عالم مسیحی کے بعد اب تک صاحب فرمان مسلمان کی اہمیت تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں۔ مسلمانوں کے بیدار مغز نمائندہ اور چوٹی کے ہندوستانی سیاست دان مسٹر جناح ہیں۔ مگر ان کے بشیر جذباتی شوکت اور جوشیلے زیر عتاب الٰہی روز بدلنے والے نقاش ظفر ہیں۔ اور لشکر لیگ کے جنرل علمائے کرام روپیہ طلب کرتے ہیں۔ جو قربانی سے کام کرنے والے معروف محمد علی جناح بیرسٹر بمبئی کے پاس نہیں۔ مجبوریوں نے مسلم لیگ لیڈر کو شاعرانہ سیاست کا ساتھ دینے اور مسلمانوں میں واحد منظم اور کام کرنے والی جماعت کی طرف سے تغافل کا مرتکب بنایا ہے اور ہوشیار نوشلسٹ ہندو اس سے باخبر ہے اس نے یہ جان کر۔ کہ دیوبندی اور دہلوی دارالحرب ہندوستان کے ملّا اور لا مذہب نوجوان مسلمانوں کے نام پر ان کے ساتھ ہیں۔ اور پرمانند۔ مونجے۔ مالویہ۔ کرنی۔ برلا۔ ہندو مضبوط جنگل اس کے گرد ہے۔ اپنی جگہ کو نہیں چھوڑا بس اتحاد ہو تو کیسے۔ کمزور اور زور آور اور عدم اخلاص اور اخلاص کا مقابلہ ہے روحانیت دونوں طرف نہیں۔ مادیت کا مقابلہ روحانیت کیا کرتی ہے اب اگر مسٹر جناح مسلمانوں کو بچانا اور حقیقی اتحاد چاہتے ہیں تو محمود آباد کے ساتھ محمود قادیانی کے روحانی ص

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا اہم مقصد

تجدید دین اسلام

اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض کو بیان کرتے ہوئے آپ کے الہامات میں فرمایا ہے۔ یقیم الشریعۃ ویحیی الدین۔ ولو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ (تذکرہ صفحہ ۲۶۲) کہ آپ کا آنا اس لئے ہے تا آپ شریعت اسلام کو قائم کریں۔ اور دین کی تجدید کرکے اسے زندگی بخشیں۔ اور وہ ایمان جو ثریا پر جا چکا تھا۔ اسے پھر دنیا میں لاکر قائم کریں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ پیشگوئی فرمادی تھی۔ کہ یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ (مشکوٰۃ کتاب العلم) کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جبکہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا۔ ایسا ہی قرآن مجید کی تعلیم دلوں سے محو ہو چکی ہوگی صرف اس کا نقش باقی رہے گا۔ اور پھر اس خرابی اور فساد کا علاج بھی اللہ تعالیٰ سے اطلاع حاصل کرکے فرمادیا تھا۔ کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (ابوداؤد جلد ۲)۔ کہ ایسے وقت میں جب اسلام کی حالت ضعیف اور کمزور ہو جائے گی۔ اور اس کی تعلیم لوگوں کے قلوب سے مٹ چکی ہوگی۔ اللہ تعالےٰ اصلاح دین کے لئے کسی ایسے انسان کو مبعوث کرے گا جو دین کی تجدید کرے گا۔ شریعت کو از سر نو قائم کرکے مذہب اسلام کی زندگی کا ثبوت دے گا۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اس وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔

اور آپ کی بعثت کی غرض الہاماً یہ فرمادی کہ یقیم الشریعۃ ویحیی الدین کہ اسلامی شریعت کو دنیا میں قائم کرنا اور اسلام کو دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں ایک زندہ مذہب ثابت کرنا۔

ایسا ہی اللہ تعالےٰ نے ایک الہام میں فرمایا۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد (تذکرہ صفحہ ۲۷۱) اس میں بھی وضاحتاً بتلادیا کہ مسیح موعودؑ کے ذریعہ مسلمانوں کی طاقت مضبوط ہوگی۔ اور وہ ایک ایسے مینار پر ہونگے جس کا مقابلہ ادیان غیر نہیں کر سکیں گے۔ پھر ایک الہام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف بطور دعا کے یہ فرمایا۔ رب اصلح امۃ محمد (تذکرہ صفحہ ۲۳۲) کہ اے میرے خدا امت محمدیہ کی اصلاح کردے۔ اور ان کی کمزوری کو دور فرما۔ ان تمام الہامات سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی ایک اہم غرض یہ تھی۔ کہ شریعت اسلامیہ کو دوبارہ دنیا میں قائم کیا جائے اور حقیقی اسلام اور اس کی تعلیم کو دنیا میں رائج کیا جائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی ایک تصنیف میں فرماتے ہیں۔ سو خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا تا میں اس خطرناک حالت کی اصلاح کروں اور لوگوں کو خالص توحید کی راہ بتاؤں۔ چنانچہ میں نے سب کچھ بتادیا اور نیز میں اس لئے بھیجا گیا ہوں۔ کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالےٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کرکے دکھلاؤں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سو میں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علت غائی ہیں۔ (کتاب البریہ صفحہ ۲۵۵)

ایسا ہی ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں تخمیناً عرصہ بیس برس کا گذرا ہے۔ کہ مجھ کو اس قرآنی آیت کا الہام ہوا تھا اور وہ یہ ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ اور مجھ کو اس الہام کے یہ معنی سمجھائے گئے تھے۔ کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اس لئے بھیجا گیا ہوں تاکہ میرے ہاتھ سے خدا تعالےٰ اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرے۔

(تریاق القلوب صفحہ ۴۷)

نیز فرمایا۔ ”وانی انا موت الذئاب وحیوۃ المذعورین انا حربۃ المولیٰ الرحمٰن وحجۃ اللہ الدیان وانا النھار والشمس والسبیل وفی نفسی تحققت الاقادیل وبی ابطلت الاباطیل (لجۃ النور صفحہ ۱۳۱) کہ میں جھوٹے کے لئے موت ہوں۔ اور ڈرنے والے کے لئے پناہ ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حربہ اور اس کی ایک دلیل ہوں۔ مذہب کے صحیح راستہ کی تلاش کے لئے اس نے مجھے دن اور سورج بنایا ہے اور میرے ذریعہ سے بہت سی باتیں ثابت ہوئی ہیں۔ اور بہت سی باتیں اور رسوم باطل ہوئی ہیں۔

ان اقتباسات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کی غرض کو واضح فرمایا ہے۔ کہ اس سے مقصود یہ ہے کہ تا شریعت اسلامیہ کو قائم کیا جائے۔ اس کی صحیح تعلیم کو رواج دیا جائے۔ اور بری باتوں اور رسموں کا قلع قمع کیا جائے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تعلیم کے پیش نظر ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ ہم ان باتوں پر عمل پیرا ہوں۔ اسلام کے تمدن اور اس کے قوانین کو دنیا میں قائم کریں۔ اور جس حد تک قانون ہمارے لئے روک نہیں بنتا اس حد تک شریعت غراء کی رہنمائی میں گامزن ہوں۔ چنانچہ حضرت

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء پر بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

۱۷۰۹۔ عبدالحق صاحب ضلع گورداسپور
۱۷۱۰۔ محمد ابراہیم صاحب ״
۱۷۱۱۔ سید زاہد حسن صاحب لکھنؤ
۱۷۱۲ اسمٰعیل صاحب لاہور
۱۷۱۳۔ نور الحسن صاحب میرٹھ
۱۷۱۴۔ عبدالقدیر خان صاحب شاہجہانپور
۱۷۱۵۔ خوشی محمد صاحب سیالکوٹ
۱۷۱۶۔ عبدالغنی صاحب شاہجہان پور
۱۷۱۷۔ محمد فریدون جاق صاحب ہزارہ
۱۷۱۸۔ جلال الدین صاحب گورداسپور
۱۷۱۹۔ مسیح الدین صاحب فرخ آباد
۱۷۲۰۔ عبدالغفور صاحب ״
۱۷۲۱۔ محمد حسین صاحب لائل پور
۱۷۲۲۔ فتح علی صاحب سرگودہا
۱۷۲۳۔ عبداللہ صاحب جہلم
۱۷۲۴۔ محمد الدین صاحب لائل پور
۱۷۲۵۔ محمد شریف صاحب گورداسپور
۱۷۲۶ محمد حسین صاحب گجرات
۱۷۲۷۔ ایک صاحب جالندھر
۱۷۲۸۔ محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹ
۱۷۲۹۔ محمد الدین صاحب گورداسپور
۱۷۳۰۔ خان محمد صاحب گجرات
۱۷۳۱۔ فتح محمد صاحب گورداسپور
۱۷۳۲۔ مولوی روشن الدین صاحب امرتسر
۱۷۳۳۔ عبدالقادر صاحب جھنگ
۱۷۳۴۔ علی محمد صاحب گجرانوالہ
۱۷۳۵۔ دوست محمد صاحب سرگودھا
۱۷۳۶۔ مولوی علی محمد صاحب لائل پور
۱۷۳۷۔ میاں رحمت صاحب ولد علم دین گجرات
۱۷۳۸۔ برکت علی صاحب گورداسپور
۱۷۳۹۔ سردار خان صاحب ״
۱۷۴۰۔ میاں رحمت صاحب ولد صاحبدا گجرات
۱۷۴۱۔ شیر محمد صاحب گورداسپور
۱۷۴۲۔ محمد طفیل صاحب گورداسپور
۱۷۴۳۔ میاں رحمت صاحب گوجرانوالہ
۱۷۴۴۔ عبدالغنی صاحب امرتسر
۱۷۴۵۔ مہر الدین صاحب سیالکوٹ
۱۷۴۶۔ لال الدین صاحب بریاسی
۱۷۴۷۔ غلام رسول صاحب میانوالی
۱۷۴۸۔ غلام رسول صاحب لائل پور
۱۷۴۹۔ علی محمد صاحب گورداسپور
۱۷۵۰۔ نعمت علی خاں صاحب شیخوپورہ
۱۷۵۱۔ ولی داد صاحب گورداسپور
۱۷۵۲۔ شیر محمد صاحب سرگودھا
۱۷۵۳۔ غلام رسول صاحب سیالکوٹ
۱۷۵۴۔ غلام محمد صاحب لائلپور
۱۷۵۵۔ محمد الدین صاحب لائلپور
۱۷۵۶۔ غلام حسین صاحب جہلم
۱۷۵۷۔ پیر محمد صاحب ملتان
۱۷۵۸۔ نور محمد صاحب ملتان
۱۷۵۹۔ محمد عبداللہ صاحب گورداسپور
۱۷۶۰۔ تاج الدین صاحب ״
۱۷۶۱۔ شیخ عاشق علی صاحب ״
۱۷۶۲۔ بشیر احمد صاحب ״
۱۷۶۳۔ خیر الدین صاحب ״
۱۷۶۴۔ محمد شریف صاحب سیالکوٹ
۱۷۶۵۔ چوہدری نواب الدین صاحب شیخوپورہ
۱۷۶۶۔ ״ خدا بخش صاحب ״
۱۷۶۷۔ ״ محمد شریف صاحب ״
۱۷۶۸۔ ״ قادر بخش صاحب لاہور
۱۷۶۹۔ میاں عنایت اللہ صاحب ״
۱۷۷۰۔ چوہدری کرم بخش صاحب ״
۱۷۷۱۔ مولوی ابراہیم صاحب گجرات
۱۷۷۲۔ غلام حیدر صاحب گوجرانوالہ
۱۷۷۳۔ محمد یوسف صاحب ״
۱۷۷۴۔ غلام نبی صاحب ״
۱۷۷۵۔ فتح محمد صاحب لاہور
۱۷۷۶۔ سلیمان صاحب لاہور
۱۷۷۷۔ مظفر حسین صاحب گوجرانوالہ
۱۷۷۸۔ حسینہ بیگم صاحبہ لاہور
۱۷۷۹۔ دلدار حسین صاحب ریاست پٹیالہ
۱۷۸۰۔ محمد شفیع صاحب لاہور
۱۷۸۱۔ عبدالرحمٰن صاحب جہلم
۱۷۸۲۔ سراج الدین صاحب سیالکوٹ
۱۷۸۳۔ چوہدری رحمت علی صاحب گورداسپور
۱۷۸۴۔ عبدالرحیم صاحب ہوشیارپور
۱۷۸۵۔ محمد اسحٰق صاحب جالندھر
۱۷۸۶۔ محمد الدین صاحب فیروزپور
۱۷۸۷۔ میاں جھنڈا صاحب لدھیانہ
۱۷۸۸۔ محمد بخش صاحب ״
۱۷۸۹۔ میاں رحمت صاحب ولد فضل حسین صاحب گجرات
۱۷۹۰۔ طفیل محمد صاحب ہوشیارپور
۱۷۹۱۔ محمد شفیع صاحب امرتسر
۱۷۹۲۔ عنایت علی صاحب لدھیانہ
۱۷۹۳۔ میاں رحمان صاحب جالندھر
۱۷۹۴۔ محمد اسمٰعیل صاحب گجرانوالہ
۱۷۹۵۔ ہدایت اللہ صاحب ہوشیارپور
۱۷۹۶۔ چوہدری علی اکبر صاحب سیالکوٹ
۱۷۹۷۔ رحمت علی صاحب ״
۱۷۹۸۔ حکیم عبدالرشید صاحب امرتسر
۱۷۹۹۔ غلام نبی صاحب جہلم
۱۸۰۰۔ مستری عبدالرحمٰن صاحب ״
۱۸۰۱۔ نعمت اللہ صاحب جالندھر
۱۸۰۲۔ لال دین صاحب سیالکوٹ
۱۸۰۳۔ محمد اسمٰعیل صاحب لدھیانہ
۱۸۰۴۔ علی محمد صاحب شیخوپورہ
۱۸۰۵۔ برکت علی صاحب کپورتھلہ
۱۸۰۶۔ رحمت علی صاحب کپورتھلہ
۱۸۰۷۔ کمال الدین صاحب ״
۱۸۰۸۔ میاں کالا صاحب شیخوپورہ
۱۸۰۹۔ سراج الدین صاحب سیالکوٹ
۱۸۱۰۔ نور احمد صاحب ״
۱۸۱۱۔ محمد علی صاحب ״
۱۸۱۲ عبداللہ خان صاحب ״
۱۸۱۳۔ غلام محمد صاحب گجرات
۱۸۱۴۔ کرم داد صاحب گجرات
۱۸۱۵۔ اللہ بخش صاحب کیمل پور
۱۸۱۶۔ مستری عبدالمجید صاحب گورداسپور
۱۸۱۷ میاں برکت صاحب سیالکوٹ
۱۸۱۸۔ محمد خان صاحب ״
۱۸۱۹ بشیر احمد صاحب ״
۱۸۲۰۔ میاں فقیر محمد صاحب ״
۱۸۲۱۔ عبدالحکیم صاحب ریاست جیند
۱۸۲۲۔ احمد الدین صاحب سیالکوٹ
۱۸۲۳۔ محمد صادق صاحب ״
۱۸۲۴۔ محمد بشیر الدین صاحب گورداسپور
۱۸۲۵۔ رحیم بخش صاحب فیروزپور
۱۸۲۶۔ محمد الدین صاحب سیالکوٹ
۱۸۲۷۔ عبداللہ صاحب ״
۱۸۲۸۔ مہر الدین صاحب ״
۱۸۲۹۔ عبدالغنی صاحب رشدی فیروزپور
۱۸۳۰۔ سید محمد صاحب سیالکوٹ
۱۸۳۱۔ عبداللہ صاحب ولد اللہ دتا صاحب ״
۱۸۳۲۔ خدا بخش صاحب گجرانوالہ
۱۸۳۳۔ عنایت اللہ صاحب سیالکوٹ
۱۸۳۴ محب الدین صاحب لاہور
۱۸۳۵۔ فتح محمد صاحب فیروزپور
۱۸۳۶۔ سراج الدین صاحب گوجرانوالہ

ٹیلیفون استعمال کرنے والوں کے لئے اعلان

واضح ہو کہ ڈائرکٹر جنرل صاحب بہادر محکمہ ڈاک و تار ہند نے نہایت مہربانی سے ان ٹیلیفون لگوانے والوں کے لئے جو انگریزی زبان نہیں پڑھ سکتے۔ تجویز کی ہے۔ کہ ان کی سہولت کے لئے بجائے موجودہ بزبان انگریزی ٹیلی فون ڈائرکٹری کے اردو زبان میں جاری کی جاوے۔ تاکہ ان کو دوسری جگہوں کے نمبر وغیرہ خود دیکھنے میں کسی قسم کی دقت نہ ہو۔ اس لئے وہ ٹیلیفون رکھنے والے اصحاب جو اردو زبان میں ٹیلیفون ڈائرکٹری چاہتے ہیں۔ اپنا نام رجسٹر کرالیویں۔ لہذا اب اپنے شہر کے آفیسر انچارج۔ ٹیلی فون آفس کو بذریعہ چٹھی یا ٹیلیفون مطلع کردیں۔ تاکہ آپ کا نام رجسٹر ہو جاوے اور اردو ٹیلی فون ڈائرکٹری تیار ہونے پر آپ کو دی جائے۔ (رسب ڈویژنل آفیسر ٹیلیگرافس)

دِل روز رجسٹرڈ

علم الجراحت میں حیرت انگیز اضافہ

کل جلدی امراض۔ پائیوریا۔ ہر قسم کی غدود اور گلٹی کو تحلیل کرنے اور ہر ایک درد کا (سوائے ہضم کے) ہر زہریلے جانور کے ڈنے اور کاٹنے کا تیر بہدف علاج ہے۔ مجلوق کی رگوں کو تقویت دیتی ہے۔ ہر مشہور دوا فروش سے مل سکتی ہے قیمت فی شیشی ۱؎ ۸؍ ۔ ۱۲؍۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

المشتہر

طاہر الدین اینڈ سنز دِل روز ویلا فیروز پور روڈ ڈاکخانہ اچھرہ لاہور

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ عنایت ولد خان ذات جسپہ سکنہ چک ۱۲؍۱ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شورکوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۳ ماہ ۳ ۳۸ء مقرر کیا ہے لہذا اجائے۔ مذکور شورکوٹ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۲ ۱۲۔۳۷

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

ہر ایک احمدی دوست کا فرض ہے

کہ بطور ہمدردی تمام ہندو مسلمان اور سکھ صاحبان تک ہمارا یہ پیغام پہنچائے۔ کہ اگر آپ خود یا آپ کا کوئی دوست یا کوئی رشتہ دار کسی قسم کی بیماری میں بھی مبتلا ہے۔ تو ہمارے بزرگ محترم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ علامہ مولانا حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ طبیب شاہی ریاست جموں و کشمیر کی مجرب ادویات استعمال کریں۔ جن کو ہم نے ان کے ارشاد و ہدایت کے ماتحت تیار کیا ہے۔ نیز ہر قسم کے امراض میں آپ لوگ ہم سے مشورہ طلب کرسکتے ہیں۔ بحمد اللہ یہ دواخانہ رحمانی سنہ ۱۹۱۰ء سے حضرت علامہ ممدوح کی اجازت و مشورہ سے قائم شدہ ہے۔ اور ان دنوں یہ سرپرستی و نگرانی حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نہایت خوبی سے کام کر رہا ہے۔ اور اس کی تیار کردہ ادویہ سو فیصدی فائدہ بخشتی ہیں۔ ٹکٹ بھیج کر فہرست مفت طلب کریں۔ نیز جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے ہماری تیار کردہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔ قیمت فی تولہ ۲ روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت خرید کرنے والے کو ایک روپیہ فی تولہ دی جاویگی

عبدالرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی۔ قادیان

عرق نور

متعدد تکلیفدہ امراض کیلئے

اپنی حیرت انگیز زود اثری کے باعث حد درجہ مقبول ہو چکا ہے اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز کو بڑھی ہوئی تلی ضعف جگر یا معدہ کمی بھوک کمزوری مثانہ۔ یرقان دائمی قبض۔ پرانا بخار۔ کھانسی جیسے امراض سے تکلیف ہو تو اس کے لئے عرق نور اکسیر اعظم ثابت ہوگا۔

عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض خصوصاً بانجھپن اور اٹھرا کے لئے مجرب المجرب دوا ہے ماہواری خرابی قلت خون اور درد کو دور کرکے رحم کو قابل تولید بناتا ہے مصفی خون ہونیکے علاوہ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے قیمت فی شیشی یا پیکٹ ۱؎ مکمل کورس ۴؎ علاوہ محصولڈاک دیگر ادویات کی فہرست مفت طلب کریں۔

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان (پنجاب)

تریاق چشم رجسٹرڈ (دمیرہ والہ)

ھوالشافی

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

سرکاری اعلیٰ افسران اور ماہرین امراض کی شہادت سے بڑھ کر کسی کی شہادت ہو سکتی ہے۔

۱۔ ہندوستان کے بہت بڑے ماہر امراض چشم لفٹنٹ کرنل۔ ایس۔ ایم اے فاروقی صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس رادلپنڈی کینٹ (چھاؤنی) تحریر فرماتے ہیں۔ (ترجمہ انگریزی سرٹیفکیٹ) میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ مرزا حاکم بیگ ساکن گجرات پنجاب کا تیار کردہ تریاق چشم میں نے اپنے چند بیماروں پر آزمایا۔ اور وہ آنکھوں کے زخم۔ پانی بہنا اور ککروں کے لئے بہت مفید اور موثر پایا۔ اس کے اجزا امراض چشم کے لئے بہت مشہور ہیں۔ ان کے اجزا کی مقدار ہر طرح صحیح اور درست نسبت سے ملائی گئی ہے۔ موجد تریاق چشم کے تیار کرنے کا طریق زمانہ حال کے مروجہ طریقہ کے مطابق صاف اور ستھرا ہے

۲۔ جناب خان بہادر میاں محمد شریف صاحب سول سرجن صاحب بہادر کیمل پور تحریر فرماتے ہیں۔ میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں یعنی ڈاکٹروں اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا۔ اور میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا ہے۔ جیسا کہ دیگر سرٹیفکیٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ تریاق چشم کی قبولیت اس سے ظاہر ہے۔ کہ میں نے مدت ہوئی۔ کبھی کسی اخبار میں اشتہار نہیں دیا۔ اب دوستوں کی فرمائش پر یہ اشتہار دیا جاتا ہے تاکہ عام لوگوں کو اس کا علم ہو جائے۔ اور وہ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت پانچ روپیہ فی تولہ سکہ علاوہ ۸؍ محصولڈاک و پیکنگ وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر: مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گڑھی شاہدولہ صاحب گجرات (پنجاب)

باموقعہ

ارزاں قیمت پر بعض ٹکڑے دارالبرکات۔ دارالانوار دارالسعت اور فارم دارالسعت کے درمیان قابل فروخت نکلتے ہیں۔

خواہشمند احباب فائدہ اٹھائیں

مینجر جنرل سروس کمپنی قادیان

ضرورت رشتہ

(۱) ایک مخلص احمدی موصی کے لئے جس کی عمر ۲۴ سال ہے۔ اور جو دس روپے ماہوار پر ملازم ہے۔ اور کھانا کپڑا ملازم رکھنے والے کے ذمہ ہے کنوارا یا بیوہ رشتہ درکار ہے۔ ارائیں قوم کے رشتے کو ترجیح دی جائے گی۔

(۲) ایک مخلص احمدی کے لئے جس کی عمر ۲۵ سال ہے۔ اور پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ رشتہ درکار ہے۔ مذکور شیخ قوم سے ہے۔ اور ۲۰ روپے ماہوار پر عدالت دیوانی نواں شہر دوآبہ ضلع جالندھر میں ملازم ہے۔ قومیت کی کوئی شرط نہیں۔ خط و کتابت معرفت میاں عطاء اللہ پلیڈر و کورٹ آکشنیر معرفت سردار بہادر حکم سنگھ امرتسر

الخطبہ

۳ جنوری ۱۹۳۶ء بعد نماز ظہر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میاں محمد صلاح الدین خلف میاں مظفر الدین صاحب پشاور کا نکاح مسعودہ اختر بیگم بنت میاں محمد یوسف صاحب سپرنٹنڈنٹ سول سکرٹریٹ لاہور کے ساتھ بعوض تین ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ خداوند کریم یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے باعث برکت و فرحت بنا دے۔ آمین۔

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے۔ جسکو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ اگر پایا تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آ جاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیئے۔ قیمت اڑھائی روپے (۲/۸)

نوٹ:۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ۔

مفرح یاقوتی

شادی ہو گئی — آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے

یہ مرد و عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھائیے عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی مقوی اور نہایت ہی عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا عنبر موتی کستوری جدوار اصلی یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے روساء امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشئی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپے میں ایک ماہ کی خوراک دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں۔

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۵ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ سردارا ولد قادو ذات ہرل سکنہ کوٹ روشن تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۱۵ ۲/۳۶ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور چنیوٹ کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۲ ۱۲/۳۵ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۵ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ سلطان ولد احمد ذات حجام سکنہ احمد پور سیال تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شورکوٹ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۳۱ ۱/۳۶ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور شورکوٹ کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۲ ۱۲/۳۵ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۵ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ اللہ دتا ولد عنایت ذات سیال سنپال سکنہ گگی تو تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۱۳ ۲/۳۶ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۷ ۱۲/۳۵ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۵ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ گلا ولد شہامند ذات ترکھان سکنہ بستی غازی شاہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۲۴ ۲/۳۶ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۶ ۱۲/۳۵ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۲۴ جنوری۔ آج بیرون موری دروازہ قیدیوں کو آزاد کرانے والی کمیٹی کے زیر اہتمام ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں اعلان کیا گیا۔ کہ ۲ بجے بعد دوپہر ایک جلوس نکالا جائے گا۔ جو شہر کے مختلف بازاروں میں سے گزرتا ہوا پنجاب اسمبلی کے ہال کے سامنے مظاہرہ کرے گا۔ چنانچہ ۲ بجے ایک میل لمبا جلوس نکالا گیا۔۔ پولیس نے نئے بازار کے سرے پر جلوس کو آگے بڑھنے سے روک لیا اور اس وقت تک روکے رکھا جب تک کہ ½ ۶ بجے اسمبلی کے اجلاس کا وقت ختم نہ ہو گیا۔ جلوس میں یونینسٹ گورنمنٹ کے خلاف نعرے لگائے گئے اور وزیروں پر آوازے کسے گئے جلوس کے ایک حصہ کو جو بہت اشتعال انگیز نعرے لگا رہا تھا۔ پولیس نے منتشر کرنا چاہا۔ مگر وہ اور زیادہ سرگرم ہو گیا۔ جس پر پولیس کو ہلکا سا لاٹھی چارج کرنا پڑا پولیس پر خشت باری کی گئی۔ مٹی پھینکی گئی اور شرم شرم کے نعرے لگائے گئے خشت باری سے دو کانسٹیبل شدید مجروح ہو گئے۔

اسی دوران میں اسمبلی کی کانگرس پارٹی کا ایک وفد جو ڈاکٹر گوپی چند سیٹھ سدرشن اور شریمتی رگھبیر کور پر مشتمل تھا آیا۔ اور مظاہرین کے لیڈروں کو یہ پیغام دیا۔ کہ آنریبل وزیر اعظم پنجاب مظاہرین کے ایک نمائندہ وفد سے جو پانچ یا سات اشخاص پر مشتمل ہو۔ ملاقات کرنے۔ ان کی معروضات کو سننے اور ان پر ہمدردانہ غور کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن مظاہرین نے اس پیش کش کو ٹھکرا دیا اسمبلی کے اجلاس کے بعد جب پولیس ہٹ گئی۔ تو جلوس اسمبلی چیمبر کے سامنے پہنچا اور اس پر سنگ باری کی اور سائن بورڈ اور دروازوں کے شیشے توڑ دیئے اس کے بعد مظاہرین منتشر ہو گئے۔

علی گڑھ ۲۴ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ نواب سر محمد مزمل اللہ خان نے علی گڑھ کے مجوزہ صنعتی اور فوجی کالج کے لئے ایک لاکھ روپے کے عطیہ کا اعلان کیا ہے۔

لاہور ۲۴ جنوری۔ آج پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں سوالات کے بعد اسمبلی کے طریق کار اور کارروائی کے انصرام کے لئے مسودہ قوانین میں ترامیم پر بحث ہوئی۔ اس کے بعد سردار سر سندر سنگھ نے ایکٹ انتقال اراضی پنجاب میں ترمیم کے لئے ایک مسودہ قانون پیش کیا جس کا مقادیہ ہے۔ کہ اراضی کا کھودنا اور مٹی کو استعمال میں لانا اس اراضی سے منفعت حاصل کرنے کی تعریف میں آجاتا ہے۔ جس کا ذکر ایکٹ مذکور میں موجود ہے۔ مگر اس ایکٹ میں اجارہ دار یا مرتہن کو اراضی کے کھودنے سے روکنے کا کوئی انتظام نہیں۔ مجوزہ مسودہ قانون میں قرار دیا گیا ہے۔ کہ اراضی کے مالک کی تحریری رضامندی کے بغیر کسی اراضی سے کوئی ایسا کام نہ لیا جائے جو اسے ویران کر دے سر سندر سنگھ نے تحریک کی۔ کہ اس مسودہ قانون کو ایک سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا جائے چنانچہ یہ تحریک منظور ہو گئی۔

پشاور ۲۴ جنوری۔ ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو کے پاس فقیر اپی کے خاص پیغامبر آئے ایسوسی ایٹڈ پریس کا ایک نمائندہ اس اطلاع کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے پنڈت جی کے پاس گیا۔ تو پنڈت جی نے کہا کہ مجھے فقیر اپی کا ایک مکتوب موصول ہوا تھا جس میں اس نے مجھے اور دیگر ہندوستانی لیڈروں کو ملاقات کی دعوت دی تھی۔ تاکہ ان مختلف الزامات کی تحقیقات کی جائے جو حکومت برطانیہ نے فقیر اپی کے خلاف عاید کر رکھے ہیں اس مکتوب میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ہم صفحہ ہستی سے مٹ جائیں گے۔ لیکن غلامی کو قبول نہیں کریں گے۔ مزید لکھا ہے کہ کوئی سچا مسلمان اغوا کی وارداتوں یا کسی کو مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کرنے کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔

نئی دہلی ۲۴ جنوری۔ لارڈ لوتھین ۲۸ جنوری کو بذریعہ طیارہ عازم انگلستان ہو جائیں گے۔ انہوں نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو بیان دیتے ہوئے فیڈرل نظام کے مختلف پہلوؤں پر تبصرہ کیا ہے بیان کے دوران میں انہوں نے کہا کہ فیڈریشن کے نفاذ سے پیشتر از سر نو غور کرنا ناممکن ہے۔ مزید کہا ذاتی طور پر مجھے ان اعتراضات سے اتفاق ہے جو فیڈریشن پر کئے جاتے ہیں۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ متضاد عناصر کے سمجھوتہ کا نتیجہ ہے اور اسے ایک ایسی پارلیمنٹ نے منظوری دی ہے جس پر قدامت پسند عنصر کا غلبہ ہے۔

بمبئی ۲۴ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ بمبئی اسمبلی نے اتفاق آراء سے وزیر اعظم بمبئی کی طرف سے پیش کردہ یہ قرارداد منظور کر لی ہے کہ صوبہ کے لوگوں کو خطابات دینے کا طریق بند کر دیا جائے۔

ناگپور ۲۴ جنوری۔ معلوم ہوا ہے حکومت سی پی نے فیصلہ کیا ہے کہ جو وزراء سکرٹری یا محکموں کے صدر دفاتر تبدیلی موسم کے لئے موسم گرما میں پہاڑ پر جانا چاہیں۔ وہ اپنے خرچ پر جائیں۔ حکومت ان کے اخراجات کی کفیل نہیں ہو گی۔

بمبئی ۲۴ جنوری۔ اخبارات کے نام ایک بیان شائع کراتے ہوئے مولوی شوکت علی صاحب نے لکھا ہے۔ کہ مسٹر جناح اور پنڈت جواہر لال نہرو اور طرفین کے چند دوستوں کو چاہئیے۔ کہ کسی ایسے حل کے لئے جو ہر پارٹی کو مطمئن کر سکے۔ تمام مسائل پر آزادانہ تبادلہ خیالات کرنا چاہئیے۔ آخر میں لکھا ہے کہ پنڈت جواہر لال کو آگے بڑھنا چاہئیے

دہلی ۲۴ جنوری۔ معلوم ہوا ہے حکومت بہار کے چیف سکرٹری سر ڈبرٹ آئی۔ سی۔ ایس کو قبل از وقت ریٹائر کیا جا رہا ہے۔ یاد رہے کہ اس نے وزارت کی منظوری کے بغیر کابینہ کے خلاف ایک سرکلر جاری کیا تھا۔

لنڈن ۲۴ جنوری ہسپانیہ کے متحاربین ایک دوسرے کے شہروں کو بمباری سے تباہ کرنے میں معروف ہو گئے ہیں۔ شہر بیگین پر باغیوں کے ہوائی جہازوں نے پہلی مرتبہ بمباری کی جس کے نتیجہ میں ۳۰ اشخاص ہلاک اور ۴ زخمی ہوئے۔ ویلنشیا پر گولے پھینکے گئے۔ دو سرکاری ہوائی جہازوں نے شہر سیوٹا پر متعدد بم پھینکے۔

ہانکو ۲۳ جنوری۔ آج اس خبر سے یہاں ہیجان پیدا ہو گیا۔ کہ روسی سفارتخانہ جل کر خاکستر ہو گیا ہے شبہ کیا جا رہا ہے کہ یہ کسی شرارت کا نتیجہ ہے۔ لیکن آتشزدگی کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

لدھیانہ ۲۴ جنوری شیخ حسام الدین احرار لیڈر کے خلاف مقامی اے ڈی ایم کی عدالت میں بغاوت کے مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ فاضل مجسٹریٹ نے ان کی درخواست ضمانت نامنظور کر دی۔

لاہور ۲۴ جنوری۔ الیکشن ٹریبونل نے مسٹر سی۔ راتے ایم ایل اے کے انتخاب کو جو سیالکوٹ امرتسر کے دیہاتی حلقہ سے کامیاب ہوئے تھے۔ ناجائز قرار دیدیا ہے۔ اور گورنر پنجاب سے سفارش کی ہے۔ کہ انہیں پنجاب اسمبلی کی رکنیت سے علیحدہ کر دیا جائے۔

دہلی ۲۴ جنوری۔ معلوم ہوا ہے حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ مرکزی اسمبلی کے انتخابات سابقہ قواعد کے ماتحت آئندہ موسم سرما میں عمل میں لائے جائیں گے۔ جو نئے ممبر منتخب ہونگے وہ فیڈریشن کے قیام تک ممبر رہیں گے۔

ٹوکیو ۲۴ جنوری۔ سنگکاؤ سے جاپانی فوج کو ایک تار موصول ہوا ہے کہ پنچو کے ارد گرد تمام چینی فوج پسپا ہو گئی ہے ایک اور اطلاع ہے کہ روس نے فیصلہ کیا ہے کہ ولاڈی واسٹک میں جنگی جہازوں وغیرہ کی تعمیر کے لئے زبردست انتظام کیا جائے۔

لاہور ۲۴ جنوری معلوم ہوا ہے مسٹر جسٹس جے لال جج ہائی کورٹ لاہور یکم فروری سے ریٹائر ہو جائیں گے۔ بیان کیا۔